## سوال

(299)ہر عملی کفر سے انسان اسلام سے خارج نہیں ہوتا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے کرام ترک نماز کو ''عملی کفر'' قرار دیتے ہیں اور ''عملی کفر'' کی وجہ سے کسی کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ اِلّا یہ کہ وہ ایسے اعمال کا ارتکاب کرے جسے علماء نے اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ مثلاً ذات باری تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنا۔ تو کیا تارک نماز بھی مستثنیٰ ہے؟ اور کیوں؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر ''عملی کفر'' کے متعلق یہ نہیں کہا سکتا کہ اس سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ بلکہ کچھ ایسے ہیں جن سے انسان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے اور وہ ایسے اعمال ہیں جن سے دین کی توہین اور بے حرمتی ظاہر ہوتی ہے مثلاً قرآن مجید پر پاؤں رکھ دینا یا اللہ تعالیٰ کے کسی رسل کو گالی دینا جب کہ اسے معلوم ہو کہ وہ اللہ کا رسول ہے' یا کسی کو اللہ کا بیٹا قرار دینا' یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا' یا غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنا۔ فرض نمازیں سستی کی وجہ سے ترک کر دینا بھی اسی قسم کے اعمال میں آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(اَلْعَهْدُ الَّذِی بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ) (سنن ترمذی رقم ٢٦٢٣، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ رقم ١٠٧٩، مسند احمد، ٣٤٦/٥، مستدرک الحاکم ٧/١، سنن الدرامی، السنن الکبری للبیهقی ٣٦٦/٣، مصنف ابن ابی شبیة ٣٤/١١ و صحیح ابن حبان رقم ١٤٥٤)

''ہمارے اوران کے درمیان عہد نماز ہی ہے (یعنی نماز ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ فلاں قبیلہ کے لوگ مسلمان ہیں۔ اس لئے انہیں مسلمانوں والے حقوق دیئے جاتے ہیں) اور جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا''

اس حدیث کو امام احمد' ترمذی' ابوداود' نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت یزید بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ تَرْکُ الصَّلَاةِ) (صحیح مسلم)

''بندے اور کفر وشرک کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے۔''

(یعنی بندہ ترک نماز کی وجہ سے کفر وشرک سے جاملتا ہے۔ بندے اور کفر کو ملانے والا رابطہ ترک نماز ہے) اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی کتاب ''صحیح'' میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ